93747-ابتدائی تراویح رہ جانے کی صورت میں ادائیگی کا طریقہ

سوال

اگر میں نماز عشاء سے پیچھے رہ جاؤں اور اکیلا نماز عشاء ادا کر کے نماز تراویح میں شامل ہو جاؤں جبکہ عشاء کی نماز ادا کرنے سے میری دو تراویح رہ جائیں، تو میں یہ دو رکعت کیسے ادا کروں، اکیلے یا مجھے کیا کرنا ہو گا؟

پسندیدہ جواب

اول :

اگر آپ کی نماز عشاء رہ جائے، اور آپ مسجد میں داخل ہوں تو امام نماز تراویح پڑھا رہا ہو، تو افضل اور بہتر تو یہی ہے کہ آپ اس کے پیچھے عشاء کی نیت سے نماز ادا کریں، اور جب امام سلام پھیرے تو آپ اٹھ کر بقیہ عشاء کی نماز مکمل کریں، اور اکیلے عشاء کی نماز ادا نہ کریں، اور نہ ہی کسی اور دوسری جماعت کے ساتھ بلکہ نماز تراویح کے امام کے ساتھ ہی ادا کریں، تا کہ ایک ہی وقت میں دو جماعتیں نہ ہوں، تو اس طرح تشویش اور آوازیں ایک دوسرے میں گڈمڈ ہونگی۔

دوم :

اور جو تراویح آپ کی رہ جائیں اگر تو آپ وہ ادا کرنا چاہیں تو امام کے ساتھ آپ وتر کو دو رکعت بنا لیں اور پھر آپ رہ جانے والی تراویح ادا کر کے وتر ادا کریں۔

امام کے ساتھ وتر کو دو رکعت بنانے کا معنی یہ ہے کہ آپ وتروں میں امام کے ساتھ سلام نہ پھیریں، بلکہ اٹھ کر ایک رکعت ادا کر کے سلام پھیر لیں۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ سے درج ذیل سوال کیا گیا :

جب میں دوران تراویح نماز میں شامل ہوں اور کچھ تراویح رہ جائیں تو کیا وتروں کے بعد رہ جانے والی تراویح ادا کروں یا کہ مجھے کیا کرنا ہو گا؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا :

" وتروں کے بعد آپ رہ جانے والی نماز ادا نہ کریں، لیکن اگر آپ رہنے والی تراویح ادا کرنا چاہیں تو آپ امام کے ساتھ وتروں کو جفت کر لیں (یعنی ایک رکعت اور ادا کر کے سلام پھریں) پھر اپنی رہنے والی تراویح ادا کر کے وتر ادا کریں۔

یہاں ایک مسئلہ کی تنبیہ کرنا ضروری ہے وہ یہ کہ : اگر آپ آئیں اور امام تراویح پڑھا رہا ہو اور آپ نے عشاء کی نماز ادا نہ کی ہو تو آپ کیا کریں؟

آیا آپ اکیلے عشاء کی نماز ادا کریں، یا کہ عشاء کی نیت سے تراویح میں امام کے ساتھ شامل ہو جائیں؟

اسکا جواب یہ ہے کہ :

آپ امام کے ساتھ تراویح میں عشاء کی نیت سے شامل ہو جائیں، اور جب امام سلام پھیرے تو اٹھ کر عشاء کی باقی نماز ادا کر لیں، امام احمد رحمہ نے بعینہ یہی مسئلہ بیان کیا ہے۔

اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ نے اسے اختیار کیا ہے، اور راجح قول بھی یہی ہے؛ کیونکہ راجح قول کے مطابق فرض ادا کرنے والے کے لیے نفلی نماز ادا کرنے والے کی اقتدا کرنی جائز ہے اس کی دلیل معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ کی حدیث ہے :

"معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتدا میں نماز عشاء ادا کیا کرتے اور پھر اپنی قوم کے ہاں جا کر انہیں عشاء کی نماز پڑھایا کرتے تھے، تو اس طرح یہ ان کے لیے نفلی اور قوم کے لیے فرضی نماز ہوتی تھی" انتہی.

ماخوذ از : اللقاء الشھری.

افضل تو یہ ہے کہ اگر جماعت میسر ہو تو رہ جانے والی تراویح جماعت میں ادا کی جائیں، اور اگر جماعت میسر نہ ہو تو انفرادی طور پر بھی رہ جانے والی تراویح ادا کرنے میں کوئی حرج نہیں.

واللہ اعلم.